اداریہ

پروردگار عالم کا شکر ہے کہ اس کی توفیقات کے طفیل ہم مجلّہ راہ اسلام کے ایک اور شمارہ کی اشاعت میں کامیاب رہے۔ زیر نظر شمارہ، صدیقہ طاہرہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی ذات والا صفات سے متعلق خصوصی شمارہ ہے، آپ ہر دور کی مسلم و غیر مسلم خواتین کے لئے نمونۂ عمل ہیں چنانچہ اس کے مشمولات میں آپ کے آفاقی مرتبہ و منزلت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتیں ہر دور میں ظلم وزیادتی کا نشانہ بنتی رہی ہیں اور ان کی داستان بڑی دلسوز داستان ہے۔ بعض معاشروں میں عورت جملہ اقتصادی، سیاسی وسماجی حقوق کے تعلق سے ایک غیر مستقل حیثیت کی مالک سمجھی جاتی تھی اور بعض ممالک کے گوشہ و کنار میں گذشتہ صدیوں تک یہ سلسلہ جاری رہا، بطور مثال ان میں بعض کا سر دست تذکرہ کیا جارہا ہے۔

یونان: یونانی لوگ، عورت کو شیطان کی اولاد سمجھتے تھے اور اسے کسی بھی کام میں مداخلت کا حق نہیں دیتے تھے اور محض اسے اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ اور خدمت کا وسیلہ سمجھتے تھے۔ بڑی آسانی سے عورت کو جنس بدل کے طور پر ایک دوسرے کے حوالے کردیتے تھے۔

روم: گوکہ روم والوں نے قانون دانی اور حقوق میں خاصی ترقی کرلی تھی مگر عورتوں سے متعلق ان کا نظریہ یہ تھا کہ چونکہ عورت کے پاس انسانی روح نہیں ہے لہٰذا اسے روز قیامت محشور کئے جانے کے قابل نہیں سمجھنا چاہئے۔ رومیوں کی نظر میں عورت شیطان اور مختلف قسم کی موذی ارواح کا مظہر سمجھی جاتی تھی چنانچہ وہ اس سے بات کرنے اور اس کے سامنے ہنسنے سے پرہیز کرتے تھے اور کھانے کے وقت کے علاوہ اکثر اوقات اس کے منھ کو بند رکھتے تھے۔ یہاں عورتوں پر ایک کفیل کا مسلط ہونا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ مالک کے مرجانے کے بعد اسے میراث کے طور پر تقسیم کرلیا جاتا تھا۔

چین: اگر لڑکی پیدا ہوتی تھی تو اعزاء واقرباء، باپ اور دیگر نزدیکی رشتہ داروں کو انتہائی افسوس کے ساتھ تعزیت پیش کرتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ مار ڈالتے تھے یا ریگستانوں میں پھینک آتے تھے یا وہ

بردہ فروشی کی نذر ہو جاتی تھی۔ چینیوں کا خیال تھا، لڑکے، اللہ کی مخلوق ہوتے ہیں اور لڑکیاں شیطان کی چنانچہ ان کی نظر میں لڑکے بابرکت ہوتے تھے لڑکیاں باعث بدبختی ولعنت۔ اپنے خداؤں کے لئے لڑکیوں کی قربانی کا چلن چین میں عام تھا۔

عرب کی جاہلیت: دور جاہلیت کے عرب میں عورتوں کی صورت حال بڑی ناگفتہ بہ تھی، انتہائی بدترین زندگی کا سامنا تھا، معمولی اجناس کی طرح خرید وفروخت ہو رہی تھی اور وہ ہر قسم کے سماجی، انفرادی حق ومیراث سے محروم تھیں۔ کیونکہ عرب، عورتوں کو جانوروں کی صف میں شمار کرتے تھے اور ان کی حیثیت بس زندگی کی جملہ ضروریات کی سی تھی، قحط ودیگر خوف کے سبب انہیں زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔

یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ جملہ آسمانی ادیان میں سب سے زیادہ دین اسلام نے عورت کی شخصیت کو زندہ اور اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ اسلام کی تعلیمات نے گوکہ عورتوں کی شخصیت کو مؤثر ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی مگر بہت سے حقائق پھر بھی جہل وخرافات کے سبب پردۂ اخفاء میں رہ گئے اور خواتین کو اسلامی تہذیب کی روشنی میں وہ مقام نہ مل سکا جس کی وہ حقدار تھیں۔

اسلام نے بیٹی کو رحمت خدا سے تعبیر کیا ہے، رسول خدا ﷺ اپنی تمام تر عظمتوں کے باوجود اپنی بیٹی فاطمہ (س) کا ہاتھ چومتے تھے اور سفر سے لوٹنے پر بالخصوص انہیں دیکھنے آتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ہے: **نعم الولد البنات ملطفات، مجهزات، مونسات، مفليات**، بیٹی بہترین اولاد ہے وہ محبتی، مددگار، مونس، منزّہ اور پاک کرنے والی ہے۔ اسلام کے فکری نظام میں عورت کو غیر معمولی منزلت اور اہم ذمہ داریوں کی مالک فرد کے طور پر پہچنوایا گیا ہے، اگر اسے اس کا اصلی مقام حاصل ہو جائے تو خانوادوں اور معاشرہ کی بہت سی مشکلات حل ہو جائیں گی اور جب اسے اس کا مقام نہ دیکر دوسرا رویہ اختیار کیا جاتا ہے تو شہوت پرستوں کی قربانگاہ میں اس کی شخصیت کی قربانی ہو جاتی ہے اور پھر ایسے میں اس سے ایک صالح انسان کی تربیت کی توقع کرنا جو سارے ادیان کا مقصد ہے بے جا ہوگا۔ یہ طے ہے کہ خواتین کی ہدایت ورہنمائی کے لئے ایک مکمل نمونۂ عمل کی ضرورت ہے اور اسلام نے اس نمونۂ عمل کو پہچنوایا بھی ہے تاکہ وہ ہر دور اور ہر زمانے میں ساری نسلوں کے لئے بھروسہ اور پیروی کے قابل ہو۔

حضرت فاطمہ زہرا (س) اسلام کی وہ آئیڈیل خاتون ہیں جو قطعہ زمین کے ہر دور وہر زمانے کی ساری نسلوں کے لئے ہدایت وسرفرازیوں کی ضمانت ہیں۔ وہ کوئی معمولی خاتون نہیں تھیں بلکہ ایک روحانی، ملکوتی، انسان کامل کانمونہ تھیں وہ ایک ایسی ملکوتی خاتون تھیں جو انسان کی شکل میں عورت کے قالب میں اس دنیامیں ظہور پذیر ہوئیں تھیں تاکہ دنیا بھر کی ساری خواتین اور زمانے بھر کی نسلوں کے لئے نمونۂ عمل قرار پائیں۔

یہ وہ واقعیتیں ہیں جن کی طرف احادیث معصومین اور روایات میں اشارہ ہوا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ (س) سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ سیدہ عالمیان ہو؟ مومن عورتوں کا مکمل نمونہ ہو، مسلمان عورتوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہو؟ حضرت فاطمہ سیدۃ نساء العالمین ہیں، بضعۃ الرسول، قرینہ ولی اللہ اور اہل بیت رسولؐ ہیں۔ وہ اکلوتی خاتون ہیں جو اپنے بابا اور ہمسر کی طرح منصب عصمت وطہارت پر فائز تھیں ایسے اجتماع کی سرخیل تھیں جہاں ام سلمہ کو شرکت کی اجازت نہ تھی۔

اہل بیت رسولؐ کے مابین حضرت سیدہ کو خصوصی محوریت حاصل ہے، ان پر ائمہ معصومینؑ کو فخر ہے، آپ کا وجود سارے اہل بیتؑ کے لئے حجت ہے گو کہ اہل بیتؑ ہی حجت ہیں اسی لحاظ سے وجود حضرت زہرا (س) بھی خدا کی حجتوں میں سے ایک حجت ہے جیسا کہ حکیم، خبیر، عالم، بصیر حضرت امام خمینیؒ فرماتے ہیں: عورت اور انسان کی شخصیت کے وہ تمام پہلو جن کا تصور ممکن ہے، شخصیت حضرت زہرا (س) میں جلوہ گر ہیں۔

آپ (س) منزل نبوت سے قطع نظر، علم واخلاق وکمالات میں کاملاً اپنے بابا کی طرح تھیں اور دیگر ائمہ معصومین کی طرح ان کی سیرت، رفتار وگفتار، احکام الٰہی ہے۔ وہ افضل الانبیاء کی گودی کی پلی اور چشمہ وحی الٰہی سے سیراب، الٰہی اقدار اور انسانی فضائل سے آراستہ وپیراستہ اور تمام رذائل وخطا سے پاک ہیں۔ وہ عفاف وعصمت، حجاب وکرامت میں اسلام کی خاتون اوّل کی حقیقت سے نمونہ اور اسوہ ہیں، آپ جملہ معنوی، اخلاقی، عبادی، تربیتی، اقتصادی، سیاسی وسماجی محاذ پر بے مثال اور دنیا بھر کی خواتین کی سب سے مناسب نمونۂ عمل ہیں۔ پوری زندگی کا ماحصل وہ آپ کا سادہ سا گھر جس کی فضاؤں میں فرشتوں کی تسبیح کے ذریعے جمال حق متجلی تھا، جس کی ساری خوبیاں اچھائیاں فضیلتیں، برکتیں وہ درس ہیں جو

ہر بیدار اور پیاسی روح انسانی کو تا قیام قیامت سیر اب کرتی رہے گی۔

سرانجام مجھے ان تمام قلمکاروں اور دانشوروں کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے زیر موضوع پر اپنے بیش قیمت مقالے ہمیں ارسال کیے۔ظاہر سی بات ہے سارے مقالے شامل نہیں کیے جاسکتے تھے اس لئے جن مقالوں کو اشاعت کے لئے مناسب تر سمجھا گیا انہیں شائع کیا گیا ہے انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں بھی اس روش کو مزید دقت نظر کے ساتھ ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔

قابل ذکر امر یہ ہے کہ زیر نظر شمارہ سے ہمارے مجلّہ کو بین الاقوامی مجلّہ کی حیثیت بھی حاصل ہوئی ہے یعنی راہ اسلام کو (ISSN) نمبر بھی مل گیا ہے۔امید ہے ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی سے گذشتہ تیں سال سے شائع ہونے والے اس مجلّہ سے متعلق، بہت سے لائبریرین، دانشور اور طلاب کے لئے یہ قدم سہولت کا باعث ہوگا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری یہ کوشش خداوند عالم کی رضا کا سبب اور قارئین کرام کے لئے باعث استفادہ قرار پائے گی۔

علی فولادی

رایزن فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران